# ہزاروں نبی آئیں گے

## ان میں سے ایک کا جہلم میں ظہور

(ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن جہلم کے قلم سے)

خدا جانے وہ کون سی منحوس گھڑی تھی جس میں میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے بڑے جوش اور جذبہ سے ارشاد فرمایا تھا کہ "اگر میری گردن کی دونوں طرف کوئی تلواریں رکھدے تب بھی میں یہی کہوں گا کہ تو جھوٹا ہے کذاب ہے۔ نبی آئیں گے اور ہزاروں نبی آئیں گے۔" میاں صاحب نے کہنے کو تو کہہ دیا۔ مگر اس کے بڑے نتائج اب دیکھو کیا کیا رنگ لاتے ہیں نبوت کے اس اجرا کے عقیدہ نے سب سے پہلے ان کی جماعت میں بہائیوں کا فتنہ برپا کیا یعنی ان کی جماعت میں تعلیم یافتہ سمجھدار طبقہ میں سے ایک فریق بہائی بن گیا۔ اور کیوں نہ بنتا جب نبوت کا اجرا مان لیا گیا تو پھر شریعت سابقہ کی تنسیخ و ترمیم بھی کیوں نہ مان لی جائے۔ جب نبی آئے گا اور وحی نبوت نازل ہوگی تو پھر اس سے صاف ثابت ہے کہ ابھی نبوت کا کام باقی ہے۔ اور بندوں کو مالک کی طرف سے ہدایت اور احکام کی ابھی ضرورت باقی ہے اور اگر ان کی ضرورت نہیں تو پھر نہ نبی کی ضرورت نہ وحی نبوت کی حاجت ایک شخص نے جب وحی نبوت کی ضرورت مان لی تو دوسرے لفظوں میں اسکے یہ معنی ہیں کہ شریعت میں ترمیم و تنسیخ کا دروازہ بھی کھلا ہوا مان لیا۔ کیونکہ ایک نبی کو اگر کوئی ایسی وحی نازل ہو جائے جو شریعت سابقہ کی ترمیم و تنسیخ کرتی ہو تو اسے راستباز ماننے والا اس وحی سے کیسے انکار کر سکتا ہے۔ پس جب نوبت بہ اینجا رسید تو ان میں سے ایک فریق اگر بہائیت کا چولا پہن لے تو حق بجانب ہے۔ محمودی بزرگ کہتے ہیں کہ وہ پہلے سے بہائی تھے۔ ہم میں آ کر مل گئے تھے۔ میں کہتا ہوں یہ ایک محض دعویٰ ہے۔ جس پر کوئی دلیل نہیں خواہ مخواہ کی بدظنی ہے جو ممنوع ہے۔ دوم عقلمندوں کی نگاہ میں محمودیوں کا یہ ادعا ان کی پوزیشن کو زیادہ نازک کر دیتا ہے کیونکہ غضب خدا کا بہائی آ کر قادیان میں جو محمودیوں کا مرکز ہے۔ محمودیوں میں گھل مل کر رہتے ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب اخبار "الفضل" کے ایڈیٹر بھی کچھ عرصہ رہتے ہیں۔ اور اپنے خیالات کی اشاعت اور تبلیغ اخبار کے ذریعہ کرتے رہتے ہیں۔ اور جماعت میں سے کسی شخص کو بلکہ خلیفہ صاحب تک کو پتہ نہیں لگتا کہ یہ عقائد محمودیہ کی اشاعت ہو رہی ہے یا عقائد بہائیہ کی۔ گویا دونو عقائد میں اس قدر مماثلت اور مشابہت ہے کہ کسی ایک کے عقیدے کی اشاعت کرو دوسرا فریق یہ سمجھتا ہے کہ یہ میرے عقائد ہیں۔

### دوسرا فتنہ

دوسرا فتنہ نبوت کے مدعیوں کا ہے۔ میاں محمود احمد صاحب کا نبوت کا دروازہ چوپٹ کھول دینے کی دیر تھی کہ لو اب نبوت کے مدعیوں کی آمد شروع ہو گئی اور یہ سب ان کے مریدوں میں سے ہیں۔ سیالکوٹ میں نبی بخش صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ خود قادیان میں احمد نور صاحب نے دعویٰ نبوت کا کیا پچھلے دنوں ایک مرتبہ اخبار مباہلہ میری نظروں سے گذرا تو اس میں ایک اور صاحب کا جو قادیان میں ہی ہوتے تھے جن کا نام افسوس ہے اس وقت مجھے یاد نہیں رہا نبوت کا دعویٰ موجود تھا۔ غرضکہ محمودی جماعت میں ادھر ادھر نبوت کے دعووں کی آوازیں آنے لگیں۔ اور کیوں نہ آتیں جب میاں صاحب نے نبوت کو حصول کمال کا ایک درجہ قرار دیا تو اگر ان کی جماعت میں کمال حاصل کر لینے کا ایک گروہ پیدا ہو گیا تو میاں صاحب کے لئے یہ موقعہ خوش ہونے اور فخر کرنے کا ہے کہ محمد رسول اللہ صلعم کے صحابہ میں تو کسی کو یہ کمال حاصل نہ ہوا مگر میاں صاحب کے مریدوں میں جا بجا اس کمال کے حاصل ہو جانے کا ڈھنڈورا پٹ رہا ہے۔ چاہئے کہ میاں صاحب اپنی خلافت کی صداقت میں اس دلیل کو بڑے زور و شور سے پیش کیا کریں کہ دیکھو میرے مریدوں میں سے نبوت کے درجہ کو پانے والے کس قدر کاملین پیدا ہوئے ہیں کہ جس کی نظیر کسی بزرگ کی جماعت میں آج تک نہیں ملتی۔ البتہ ایک مشکل ضرور ہے اور وہ یہ کہ نبوت پر جو ایمان نہ لائے وہ کافر اور اسلام خارج نہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان بزرگوں کو جو نبی نہیں مانتا وہ سب کافر دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اور یہ میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ نبوت اگر کمال کا کوئی درجہ ہے تو پھر اس پر ایمان لانے والا کافر کیوں ٹھہرے۔

کیونکہ زید اگر کوئی کمال حاصل کرلے تو بکر کو کیا ضرورت ہے کہ وہ اس کے حصول کمال پر ایمان بھی ضرور لائے۔ اس طرح تو ایک شخص نے کمال حاصل کیا اور ساری دنیا تنزل کے گڑھے میں گر گئی۔

مثلاً ایک شخص تورات کے کسی حصہ میں بھی یہ آواز آ گئی کہ اے شخص تو نے اعلیٰ درجہ کے کمال کو حاصل کر لیا اور اب نبی بن گیا تو اسی وقت اسی لحمہ تمام سوئے ہوئے مومنین، صالحین، شہدا اور صدیقین کافر بن گئے۔ کیونکہ بقول میاں صاحب جس نے نبی کا نام بھی نہ سنا ہو وہ نبی کی بعثت کے ساتھ ہی کافر بن جاتا ہے۔ اب جبتک اس نبوت کا کمال حاصل کرنے والے پر ایمان نہ لایا جائے یہ سارے کے سارے مومنین صدیقین کافر ہیں تو فرمائیے کمال حاصل ایک نے کیا مصیبت پڑ گئی سارے مومنوں کو۔ میرے خیال میں تو دن رات یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ کوئی شخص حصول کمال ہی نہ کرے تاکہ انسان کا فر تو نہ بنے۔ مسلمان گو زہے۔

### نبیوں کی فوج

اسی طرح میاں صاحب کے مریدوں میں جو نبیوں کی فوج پیدا ہو رہی ہے۔ ان پر یا تو میاں صاحب اور ان کی جماعت ایمان لائے ورنہ پھر وہ اپنے قائم کردہ اصول کے ماتحت کافر ہیں۔ میاں صاحب کو انکار کرنے کا کوئی حق نہیں۔ میاں صاحب خدا نہیں ہیں انہیں کیا پتہ ہے کہ کسی شخص نے نبوت کے کمال کو حاصل کیا یا نہیں۔ جب نبوت کمال کا محض ایک درجہ ہے تو کیوں زید بکر کو حق حاصل نہیں کہ وہ اس کمال کو حاصل نہ کرے۔ کیا وہ سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا اور منعم علیہم گروہ کا راستہ طلب نہیں کرتا۔ کیا یہ دعا صرف میاں صاحب ہی مانگتے ہیں اور دوسرا کوئی نہیں مانگتا۔ پھر ان بیچارے نبیوں کی طرف سے میاں صاحب اور ان کی جماعت کو اس قدر بے توجہی کیوں ہے۔

محمودی صاحبان ایمان سے خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہیں کہ کیا احمد نور کی جگہ اگر مدعی نبوت خود جناب میاں صاحب ہوتے تو کیا وہ اسوقت بھی اسی قسم کی عدم توجہی اور بے پرواہی برتتے جو موجودہ مدعیان نبوت کے بارہ میں برتی جا رہی ہے۔ مجھ سے خان غلام محمد خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے ذکر کیا کہ بابو فرزند علی صاحب نے ایک مرتبہ بڑی حسرت سے ان سے کہا کہ کاش کہ چالیس برس کی عمر میں جناب میاں صاحب پر وحی نبوت آنی شروع ہو جائے اور وہ نبی بن جاویں تو کیا مزہ آوے۔" پس کیا وجہ کہ میاں صاحب کی نبوت کی تمنا میں تو لوگ بیٹھے رہیں اور آسمان کی طرف آنکھیں لگی رہیں کہ کب حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی نبوت لیکر اترتے ہیں اور دوسرے لوگوں کے دعووں کی طرف تحقیق کرنے کی بھی زحمت نہ اٹھائی جاوے۔ کیا اسوجہ سے کہ میاں صاحب جماعت میں بہت بڑے آدمی ہیں اور یہ لوگ چھوٹے آدمی ہیں مگر یہ تو قاعدہ محققین کا نہیں بلکہ منکرین کا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ذکر ہے کہ مکہ کے لوگوں نے بھی آنحضرت صلعم کے دعویٰ نبوت پر یہی کہا تھا وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ یعنی مکہ اور طائف دونوں شہروں میں سے کسی بڑے آدمی پر وحی نازل ہوتی تو ہم اسے مان لیتے۔ گویا محمد رسول اللہ صلعم کو محض چھوٹا [illegible]

### جہلم میں ایک درزی کا دعویٰ نبوت

دور کیوں جاؤ۔ ابھی حال ہی میں جہلم میں ایک پر جوش محمودی غلام حیدر ٹیلر ماسٹر نے دعویٰ نبوت کیا ہے۔ اس سے قبل اپنے کشف و رویا کی جہلم کے محمودی صاحبان تصدیق و تائید کرتے تھے اب اسی نے دعویٰ نبوت کا بذریعہ اشتہار اعلان کیا ہے۔ اور قسم کھا کھا کر لکھا ہے کہ "میری وحی اس قسم کی وحی ہے جو تمام نبیوں پر نازل ہوتی رہی" اور لکھا ہے۔ کہ "نبیوں کی مجلس میں میری کرسی حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے درمیان بچھائی گئی یعنی میں انہیں جیسا نبی ہوں۔ کیونکہ اسی صف میں بٹھایا گیا ہوں۔ اور یہاں تک لکھا گیا ہے کہ میرے اقتدا میں حضرت نبی کریم صلعم نے نماز پڑھی۔ گو یا محمد رسول اللہ صلعم نے بھی اسے اپنا امام (نعوذ باللہ) تسلیم کر لیا ہے۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ تم جو نبی ہے تو آخر کیا پیغام لائے ہو تو کہتا ہے کہ پیغام یہ ہے کہ لوگ نماز سنوار کر پڑھیں۔ جب کہا گیا کہ یہ تو قرآن میں پہلے سے نازل شدہ حکم ہے تو کہتا ہے کہ نبوت ایک درجہ کمال ہے جو مجھے مل گیا۔ یہ کیا ضرورت ہے کہ کوئی نیا پیغام بھی آوے۔ گویا یہ شخص اس عقیدہ کی مار میں مارا گیا جو میاں صاحب کی ایجاد بندہ ہے۔ ایک نیم علم آدمی مذہبی جوش میں وارفتہ ہو کر اسی عقیدہ کی رو میں بہ گیا جو بدقسمتی سے میاں صاحب نے ایجاد کیا تھا۔ اگر اس کا عقیدہ یہ ہوتا کہ محمد رسول اللہ صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا تو وہ نبوت کا دعویٰ ہرگز نہ کرتا۔ اشتباہ نفس اگر اسے کوئی ایسا رویا ہو جاتا بھی جس میں کسی قسم کا اشارہ منصب نبوت کی طرف ہوتا تو وہ اسکی تاویل کرتا یا استغفار کرتا اور اپنے انکسار نفس کو پہچان جاتا اور خدا کے حضور روتا اور گڑگڑاتا۔

### شیطانی رویا

چنانچہ مجھے خوب یاد ہے کہ ۱۹۰۳ء میں ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ایک رویا لکھ کر بھیجی اور وہ یہ تھی کہ میں نے دیکھا ہے کہ میں آدم ہوں اور تمام ملائکہ نے مجھے سجدہ کیا ہے، حضرت صاحب نے فرمایا اسے لکھ دو کہ وہ بہت توبہ استغفار کرے۔ معلوم ہوتا ہے اسکے اندر کبر نفس بہت بڑھ گیا ہے اور اسی لئے شیطان نے مع اپنی تمام ذریت کے اسے سجدہ کیا ہے کہ یہ ہمارا بڑا گرد گھنٹال ہے۔" پس جبتک نفس کبر سے انسان بکلی خالی نہ ہو جائے اس قسم کے رویا قابل توجہ نہیں ہوتے بلکہ ایک عارف اور عالم استغفار اور توبہ کرتا ہے لیکن جب یہ عقیدہ ہو کہ نبوت محض ایک کمال کا درجہ ہے تو پھر تو ضرور تھا کہ ہر ایک کو جرأت ہو جاتی کہ جب وہ رویا وغیرہ میں کچھ ایسا اشارہ پائے تو لے دھڑک دعویٰ نبوت کر دے۔ اسے نہ تاویل کی ضرورت رہی نہ خشیت کی۔ اور غلام حیدر نے تو میاں صاحب کو صاف دعوت دی ہے کہ بیشک اس کے دعویٰ نبوت کے متعلق میاں صاحب تحقیقات کریں استخارہ کریں۔ اس لئے اب تقویٰ اور بااصول ہونے کی شان تو یہی ہے کہ میاں صاحب اس کی دعوت کو قبول کریں اور اس کے متعلق تحقیقات اور استخارہ ضرور کریں۔ اور اگر یہ اعتراض کریں کہ لاہوری احمدیوں کو بھی تو اس نے دعوت دی ہے وہ بھی استخارہ اور تحقیقات کریں۔ تو واضح ہو کہ جب ہمارا یہ اصول اور عقیدہ ہی نہیں کہ نبوت کوئی درجۂ کمال ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلعم کے بعد کوئی نبی آ سکتا ہے تو پھر کسی کا دعویٰ نبوت کرنا ہی اصولی طور پر اس دعویٰ کے غلط ہونے پر بجائے خود دلیل ہے۔

### ہمارا عقیدہ

ہمارا عقیدہ تو وہی ہے جو ہمارے مرشد و امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا جو کتاب "منن الرحمٰن" میں جو حضرت کی وفات کے بعد شائع ہوئی ہے صفحہ ۲۰ پر لکھا ہوا موجود ہے فرماتے ہیں:-

فاوحی الی ان الدین هو الاسلام وان الرسول هو المصطفى السيد الامام رسول امی امین فكما ان ربنا احد يستحق العبادة وحده فكذالك رسولنا المطاع وحدہ لا نبی بعده ولا شريك معه وانه خاتم النبيين۔

ترجمہ:- "اور میری طرف وحی کی گئی ہے کہ بیشک دین خدا کا صرف اسلام ہی ہے۔ اور بیشک رسول صرف محمد مصطفےٰ صلعم ہی ہیں جو تمام لوگوں کے سردار، خدا کے فرستادہ، امی اور صاحب امانت و دیانت ہیں پس جس طرح یقیناً ہمارا رب ایک ہے جو اکیلا عبادت کا مستحق ہے اسیطرح ہمارا رسول بھی جس کی اطاعت ہم پر فرض ہے ایک ہی ہے۔ اس کے بعد کوئی نبی نہیں اور اس کی نبوت کے ساتھ کوئی شریک نہیں اور بیشک وہ نبیوں کو ختم کرنیوالا ہے۔"

ذرا اس عبارت کا زور دیکھنا اور اس عقیدہ کی صفائی دیکھنا فرماتے ہیں میری طرف وحی کی گئی ہے یعنی جو عقیدہ لکھنے لگا ہوں وہ مبنی بر وحی الٰہی ہے۔ اس کے بعد پھر اپنا عقیدہ لکھتے ہیں کہ جسطرح ہمارا رب ایک ہے۔ اسیطرح ہمارا رسول بھی ایک ہے۔ جس طرح خدا کی عبادت میں کوئی شریک نہیں اسی طرح ہمارے رسول کی رسالت اور نبوت میں نہ کوئی شریک ہے اور نہ آپ کے بعد کوئی نبی آ سکتا ہے۔ پس اس عقیدہ کے باوجود جو ہمیں کہے کہ تم کسی مدعی نبوت کی آج تحقیقات کرو یا اسکے متعلق استخارہ کرو تو یہ اس بات کے مترادف ہوگا کہ ایک مشرک ہمیں کہے کہ خدا کی توحید غلط ہے اور اس کے ساتھ فلاں شریک ہے تم بیشک تحقیقات اور استخارہ کر لو جو بالبداہت غلط اور لغو ہے۔ ہر ایک عقلمند جانتا ہے کہ ایک موحد کے لئے خدا کی توحید کے خلاف کسی شریک خدائی کے متعلق استخارہ اور تحقیق کرنا ایک نہایت لغو اور بے معنی فعل ہے۔ اسی طرح ایک ایسے شخص کے لئے جو محمد رسول اللہ صلعم کے بعد کسی نبی کے وجود کو شرک فی النبوۃ سمجھتا ہے اور آپ کے بعد کسی نبی کا قائل نہیں۔ کسی مدعی نبوت کے متعلق تحقیقات یا استخارہ کرنا ایک بے معنی فعل ہے۔ البتہ جنکا یہ عقیدہ ہو کہ ایک نبی نہیں بلکہ ہزاروں نبی آئیں گے ان کا فرض ہے کہ جب ایک شخص دعویٰ نبوت کرے تو اس کے دعویٰ کی تحقیق کریں اور استخارہ کریں کیونکہ ان کے اصول کے مطابق ممکن ہے وہ سچا ہو اور اس کے سچا ہونے پر غالب دلیل یہ ہے کہ وہ خود میاں محمود احمد صاحب کا مرید ہے جن کے نئے ترقیات اور کمالات کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ اگر غیر احمدی ہوتا یا لاہوری احمدی ہوتا تو کہتے کہ ان پر کمالات کے دروازے بند ہیں یہ نبی نہیں ہو سکتے لیکن محمود صاحب کے

www.aaiil.org